باب 2

صارف کے رویّہ کا تجزیّہ

CONSUMER'S BEHAVIOUR AND IT'S ANALYSIS

اہم موضوعات

☆ صارف کا رویّہ

☆ اہم بنیادی تصوّرات

(a) حاجات اور ان کی تسکین

(b) اشیاء اور خدمات

(c) افادہ

☆ افادہ کا نظریہ

(a) قانون تقلیل افادہ مختتم

(b) قانون مساوی افادہ مختتم

☆ عدم ترجیح کے خطوط کا نظریہ

(a) خط عدم ترجیح کا مفہوم اور خصوصیات

(b) عدم ترجیح کے خطوط کی مدد سے صارف کا توازن

www.downloadclassnotes.com

صارف کے روّیہ کی تعریف اور مفہوم
(Definition and meaning)

چونکہ ہر صارف کی آمدنی اور ذرائع محدود ہوتے ہیں لیکن اس کی حاجات لامحدود ہوتی ہیں لہٰذا اس کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ خرید کردہ اشیاء سے زیادہ سے زیادہ تسکین حاصل کی جائے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے حاجات کی اہمیت کے پیش نظر ''انتخاب'' کا مسئلہ درپیش ہوتا ہے اور وہ اسی انتخاب کے لئے توازن حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کی اسی کوشش اور جدوجہد کو صارف کے روّیہ (Consumer's Behaviour) کا نام دیا جاتا ہے۔ صارف اپنی حاجات کی تسکین کے لئے جو اشیاء و خدمات خریدتا ہے ان پر اٹھنے والے اخراجات کو صرف دولت کا نام دیا جاتا ہے۔

صرف دولت کی اہمیت (Importance of Consumption)

صرف دولت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ انسانی تگ و دو کا محور اس کی وہ ضروریات ہیں جن کی تسکین کے لئے وہ مختلف اشیاء پیدا کر کے انہیں استعمال میں لاتا ہے۔ پیدائش دولت کا انحصار صرف دولت پر ہے۔ لوگ جتنی زیادہ اشیاء صرف کرنا چاہیں گے۔ اتنی ہی زیادہ اشیاء انہیں پیدا بھی کرنا ہوں گی۔ صرف دولت کی اسی اہمیت کے پیش نظر ایڈم سمتھ نے اپنی کتاب ''دولت اقوام'' کو جن چار شعبوں میں تقسیم کیا صرف دولت کا شعبہ ان میں سرفہرست ہے۔ آجر اور صنعت کار وہی چیزیں پیدا کرتے ہیں جنہیں لوگ استعمال میں لاتے ہیں۔ مزید برآں کسی ملک کی معاشی حیثیت کا اندازہ بھی مجموعی صرف دولت ہی سے لگایا جاسکتا ہے۔ اگر یہ زیادہ ہو تو لوگ خوشحال ہوتے ہیں اور اگر ضروریات کی اشیاء کم مقدار میں میسر ہوں تو لوگ غریب اور پسماندہ ہوتے ہیں۔ پس صارف کے روّیہ کا جائزہ لینے سے قبل ''حاجات اور ان کی تسکین'' اشیاء خدمات اور افادہ جیسے اہم بنیادی تصورات کی وضاحت کی جاتی ہے۔

افادہ، قیمت اور قدر (Utility, Price and Value)

جب بھی کوئی شخص کوئی شے بازار میں خریدنے کے لئے جاتا ہے تو وہ اپنے ذہن میں شے کی قیمت اور افادے کا موازنہ کرتا ہے۔ لہٰذا وہ شے خریدتا ہے جس کا افادہ قیمت سے زیادہ یا کم از کم اس کے برابر ہو۔ جبکہ قیمت کسی شے کی قدر کو زری اکائیوں میں تبدیل کرنے کا نام ہے۔ اگر اس کی نظر میں شے کا افادہ اس سے کم ہو جائے تو وہ اس کی خریداری ترک کر دیتا ہے عام حالات کے مقابلے میں جب کسی شے کی طلب شدید ہو جاتی ہے تو وہ اس شے کی زیادہ قیمت ادا کرنے پر بھی رضامند ہو جاتا ہے کیونکہ اس کے نزدیک اس کا افادہ زیادہ ہوتا ہے۔ مثلاً عام حالات میں اگر ایک پین کی قیمت دس روپے ہو اور کمرہ امتحان میں جاتے ہوئے امیدوار کے پاس اگر پین نہ ہو تو وہ اسی پین کے بارہ روپے دینے کو بھی تیار ہو جاتا ہے کیونکہ اس صورت میں اس کے نزدیک پن کا افادہ زیادہ ہو گیا ہے۔ لہٰذا قدر، قیمت اور افادہ میں تعلق کو سمجھنے کے لیے ان کی وضاحت ضروری ہے۔

قدر:۔ (Value) قدر سے مراد کسی شے کی وہ طاقت ہے جس کے بدلے وہ کسی دوسری شے کی ایک خاص مقدار حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک کوٹ کے بدلے اگر دو شرٹس حاصل کی جاسکتی ہوں تو ایک کوٹ کی قدر دو شرٹس کے برابر ہوگی۔

قیمت: (Price) کسی شے کی قدر کو زر کی شکل میں ظاہر کرنا اس شے کی قیمت کہلاتا ہے یعنی قیمت سے مراد شے کی قدر بصورت زر ہے۔

کسی شے میں قدر کی موجودگی کے لیے تین خصوصیات کا ہونا ضروری ہے۔

(i) **افادہ** (Utility) (ii) **کمیابی** (Scarcity) (iii) **انتقال پذیری** (Transferability)

(i) افادہ سے مراد کسی شے کی وہ قوت جس سے انسان کی حاجات کی تسکین ہو سکے۔

(ii) کمیابی سے مراد وسائل کی قلت ہے جو شے کمیاب ہوتی ہے اس کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے جیسے مادی ذرائع، آٹا، گھی، چاول وغیرہ جبکہ قدرتی ذرائع جیسے ہوا، پانی، روشنی وغیرہ کمیاب نہیں اس لیے یہ بنا قیمت کے میسر ہوتے ہیں۔ لہٰذا کمیابی کسی بھی شے میں قدر پیدا کرنے کے لیے اہم ہے۔

(iii) معاشی نقطہ نظر سے وہی شے قدر رکھتی ہے جو کہ ایک شخص سے دوسرے کو منتقل ہو سکے لہٰذا انتقال پذیری بھی قدر کے لیے اہم خصوصیت ہے۔

افادہ کے مختلف پہلو (Different aspects of Utility)

1-ابتدائی افادہ: (Initial Utility) اس سے مراد کسی شے کی پہلی اکائی سے حاصل شدہ افادہ لیا جاتا ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص کا پہلے کیلے کا افادہ بیس ہو تو یہ اس کے لئے ابتدائی افادہ ہو گا۔

2-مختتم افادہ: (Marginal Utility) اس سے مراد کل افادے میں وہ تبدیلی بھی لی جا سکتی ہے جو کہ شے کی زائد اکائی لگانے سے واقع ہو۔

"The change in the Total utility of a commodity resulting from the use of its additional unit"

اس سے مراد زائد یا آخری اکائی سے حاصل کردہ افادہ لیا جاتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص چار کیلے کھائے اور چوتھے کیلے کا افادہ پانچ ہو تو یہ اس کا مختتم افادہ ہو گا۔

3-مثبت افادہ: (Positive Utility) جب تک کسی شے کے کل افادہ میں اضافہ ہوتا رہے اور مختتم افادہ صفر نہ ہو جائے اس کا افادہ مثبت رہتا ہے۔

4-صفر افادہ: (Zero Utility) جب کسی شے کا مختتم افادہ گرتے گرتے صفر ہو جائے اور اس کے کل افادے میں مزید اضافہ نہ ہو تو یہ صفر افادہ کہلاتا ہے اسے سیر ہونے کا مقام Point of Satiety بھی کہتے ہیں کیوں کہ اب شے کو مزید استعمال کرنے کی ضرورت نہیں رہتی اور حاجت پوری تسکین پذیر ہو جاتی ہے۔ اس لیے مختتم افادہ صفر ہو جاتا ہے۔

5-منفی افادہ: (Negative Utility) مختتم افادہ صفر ہونے کے باوجود بھی اگر شے کا استعمال جاری رکھا جائے تو کل افادے میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور اس طرح افادہ منفی ہو جاتا ہے۔

6-کل افادہ: (Total Utility) کسی شے کی جتنی اکائیاں استعمال کی جائیں ان کا مجموعی افادہ کل افادہ کہلاتا ہے۔ اگر کوئی شخص پانچ کیلے کھائے تو پانچوں کیلوں کا مجموعی افادہ ان کا کل افادہ ہو گا۔ افادہ کے ان پہلوؤں کی وضاحت مندرجہ ذیل گوشوارے کی مدد سے کی جاتی ہے۔

شے کی اکائیاں	کل افادہ	مختتم افادہ	
1	20	20	ابتدائی افادہ
2	35	15	مثبت افادہ
3	45	10	
4	50	5	
5	50	0	صفر افادہ (سیر ہونے کا مقام)
6	45	-5	منفی افادہ
7	35	-10	

گوشوارے سے حاصل شدہ معلومات کے پیش نظر درج ذیل ڈائیگرام میں کل افادے اور مختتم افادہ کا تعلق بذریعہ خطوط ظاہر کیا گیا ہے۔

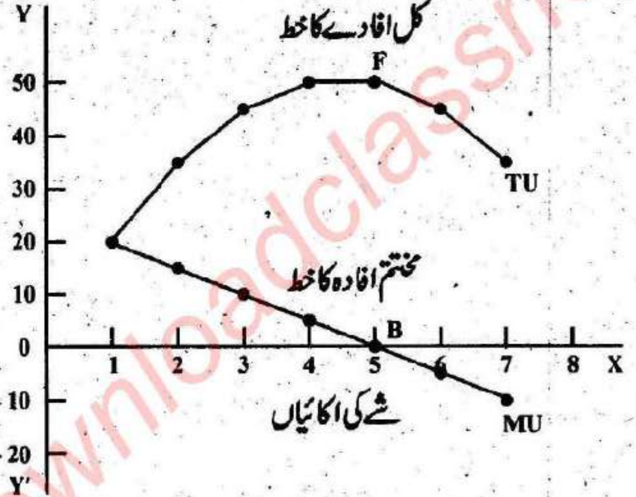

کل افادے کا خط TU پہلے چڑھنے، پھر برابر رہنے اور اس کے بعد گرنے کا رجحان رکھتا ہے جبکہ مختتم افادے کا خط MU گرتے ہوئے پانچویں اکائی پر صفر ہو جاتا ہے اور اس کے بعد منفی ہو جاتا ہے۔ لہٰذا کل افادے اور مختتم افادہ کے خطوط کو مد نظر رکھ کر ان کے باہمی تعلق کا اظہار اس طرح سے کیا جا سکتا ہے۔

-1 کسی شے کی مسلسل اور لگاتار اکائیاں استعمال کرنے سے کل افادہ اس وقت تک چڑھتا رہتا ہے جب تک کہ مختتم افادہ مثبت رہے۔ جیسا کہ گوشوارے اور شکل سے چوتھی اکائی تک ظاہر ہے۔

-2 جب مختتم افادہ صفر ہو جائے تو کل افادہ زیادہ سے زیادہ ہوتا ہے جیسا کہ شے کی پانچویں اکائی اور MU خط کے نقطہ B سے ظاہر ہے۔

-3 جب مختتم افادہ منفی ہو جائے تو کل افادہ گرنے لگتا ہے۔ جیسا کہ چھٹی اور ساتویں اکائی سے ظاہر ہے۔ شکل میں کل افادے کا خط نقطہ F کے بعد اسی لئے گرنے کا رجحان رکھتا ہے۔

-4 مختتم افادہ کا خط MU تو گرنے کا رجحان ہی رکھتا ہے جبکہ کل افادے کا خط TU پہلے چڑھنے، پھر برابر رہنے اور اس کے بعد گرنے کا رجحان رکھتا ہے۔

قانون تقلیل افادہ مختتم (Law of Diminishing Marginal Utility)

یہ صرف دولت کا پہلا اور اہم قانون ہے اور انسان کی عملی زندگی سے اس کا گہرا تعلق ہے۔ جب کوئی شخص کسی شے کا اول اول استعمال شروع کرتا ہے تو اس کی خواہش شدید ہوتی ہے۔ پھر وقت کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ اس خواہش میں کمی آتی چلی جاتی ہے۔

ڈاکٹر مارشل اس قانون کے بارے میں کہتے ہیں۔

"Other things remaining the same marginal utility becomes smaller and smaller, the more units of a commodity a person has.

''دیگر حالات بدستور رہتے ہوئے کسی شے کی کسی شخص کے پاس جتنی زیادہ مقدار آتی چلی جائے اس کا مختتم افادہ اتنا ہی کم ہوتا چلا جاتا ہے۔''

قانون تقلیل افادہ مختتم کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں بہتر طور پر کی جا سکتی ہے۔

''جب کسی شے کا مسلسل اور لگاتار استعمال کیا جائے تو اس کا مختتم افادہ بتدریج کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ صفر ہو جاتا ہے۔ اگر اس کے بعد بھی استعمال جاری رہے تو افادہ مختتم منفی ہو جاتا ہے۔''

اس قانون کی مزید وضاحت اس مثال سے کی جا سکتی ہے۔ فرض کریں کوئی شخص کیلے کھانا شروع کر دیتا ہے۔ پہلے کیلے کے بعد دوسرا کیلا کھاتے وقت اس کی خواہش نسبتاً کم ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس کا افادہ کم ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ پانچویں کیلے کا مختتم افادہ صفر ہو جاتا ہے اور اس کے بعد منفی ہو جاتا ہے۔

کیلے	کل افادہ	مختتم افادہ
پہلا	20	20
دوسرا	35	15
تیسرا	45	10
چوتھا	50	5
پانچواں	50	0
چھٹا	45	-5
ساتواں	35	-10

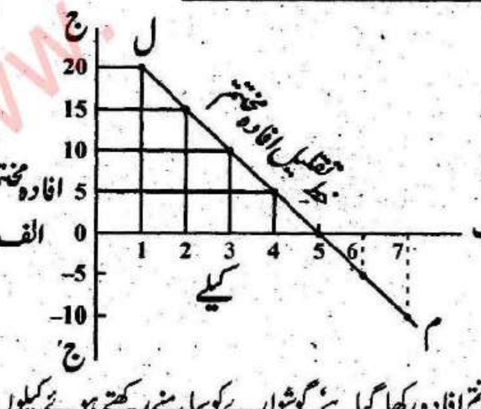

اس گوشوارے سے ظاہر ہے کہ جب صارف پہلا کیلا کھاتا ہے تو اس کا مختتم افادہ 20 ہے۔ دوسرے کیلے کا مختتم افادہ کم ہو کر 15 رہ جاتا ہے اور جوں جوں وہ کیلے کھاتا جاتا ہے۔ مختتم افادہ کم ہوتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ پانچویں کیلے کا مختتم افادہ صفر ہو جاتا ہے اور اس کے بعد منفی ہو جاتا ہے۔ اس کی وضاحت ایک شکل سے بھی کی جا سکتی ہے۔

الف ب خط کے ساتھ کیلے اور ج ج' کے ساتھ ان کا مختتم افادہ رکھا گیا ہے' گوشوارے کو سامنے رکھتے ہوئے کیلوں اور

ان کے مختتم افادہ کے باہمی ملاپ سے ل م خط کھینچا گیا ہے جو اُوپر سے نیچے بائیں سے دائیں گرتا ہوا الف ب خط کو قطع کر کے نیچے چلا جاتا ہے۔ پس یہ تقلیل افادہ مختتم کا خط ہے۔

قانون کے مفروضات (Assumptions)

1- مسلسل اور لگاتار استعمال (Continuous use of the good): یہ قانون اس وقت درست ثابت ہو گا جب شے کا استعمال مسلسل اور لگاتار ہو اور درمیان میں کوئی وقفہ نہ آئے۔ مثلاً اگر کوئی شخص صبح ایک گلاس پانی پیئے دوسرا دوپہر کو اور تیسرا شام کو تو ہو سکتا ہے کہ پہلے گلاس کے مقابلے میں دوسرے کا افادہ زیادہ ہو۔ اس طرح قانون غلط ہو جائے گا۔ پس پانی کے گلاس یکے بعد دیگرے بغیر کسی وقفے کے پینے چاہیں۔

2- شے کی مناسب مقدار (Reasonable quantity): شے کی اکائیاں مناسب اور معیاری ہونی چاہئیں یعنی نہ تو بہت بڑی اور نہ ہی بہت چھوٹی۔ پانی کا گلاس ایک مناسب اکائی ہو گی نہ کہ ایک گھڑا یا ایک قطرہ کیونکہ ان دونوں صورتوں میں پانی کا صحیح افادہ معلوم نہیں ہو سکے گا۔

3- شے کی یکساں نوعیت (Same nature of all units of good): شے کی تمام اکائیاں جسامت، خصوصیت غرض ہر لحاظ سے یکساں ہونی چاہئیں۔ یعنی نہ تو کوئی اکائی کسی سے بڑھیا ہو اور نہ گھٹیا مثلاً پانی کے تمام گلاس یکساں میٹھے اور ٹھنڈے ہونے چاہئیں۔ کیونکہ اگر نمکین پانی کے گلاس کے بعد میٹھے پانی کا گلاس پیا جائے تو اس کا افادہ زیادہ ہو گا اور قانون غلط ہو جائے گا۔

4- صارف کی ذہنی کیفیت نہ بدلے (No change in the attitude of the consumer):

شے کے استعمال کے وقت صارف کی ذہنی کیفیت نہیں بدلنی چاہیے۔ شے کی پہلی اکائی کے استعمال کے وقت صارف جتنی اہمیت اسے دیتا ہے۔ آخری اکائی تک اس اہمیت میں فرق نہیں آنا چاہیے مثلاً اگر کیلے کھاتے وقت پہلے کیلے کے بعد صارف کو یہ خیال آ جائے کہ ڈاکٹر نے اس کیلئے کیلا مفید بتایا ہے تو اگلی اکائی کا افادہ پہلے سے زیادہ ہو جائے گا اور قانون درست ثابت نہیں ہو گا۔

5- شے کا چھوٹی اکائیوں میں تقسیم پذیر ہونا (Divisibility of goods): اس قانون کو درست ثابت کرنے کے لئے یہ بھی فرض کیا جاتا ہے کہ شے کو چھوٹی چھوٹی اکائیوں میں تقسیم کر کے ان کی زائد اکائیاں استعمال کی جا سکتی ہیں۔

6- صارف کی آمدنی نہ بدلے (No change in consumer's income): اس قانون کو درست ثابت کرنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ صارف کی آمدنی میں کوئی تبدیلی نہ آئے کیونکہ آمدنی گھٹنے بڑھنے سے اس کی قوت خرید بدل سکتی ہے اور افادہ بھی تبدیل ہو سکتا ہے۔

قانون تقلیل افادہ مختتم کی حدود یا مستثنیات (Limitations or exceptions)

بعض اشیاء پر اس قانون کا اطلاق نہیں ہوتا۔ جنہیں اس قانون کی مستثنیات کہا جاتا ہے۔

1- مال و زر (Wealth): کسی شخص کے پاس جیسے جیسے روپیہ پیسہ اور مال و دولت بڑھتی چلی جائے ویسے ویسے اس کے یہاں ان کے مزید حصول کی خواہش بھی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اس طرح کوئی بھی شخص اس کی مزید اکائیاں حاصل کرنے سے انکار نہیں کرتا ہے۔ یعنی اس کا افادہ صفر نہیں ہوتا۔ تاہم اگر روپے پیسے کے صرف کو پیش نظر رکھا جائے تو اس

حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے کہ امیر آدمی غریب آدمی کے مقابلے میں روپے پیسے کو بے دریغ خرچ کرتا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ زیادہ دولت کی وجہ سے اس کا افادہ کم ہو جاتا ہے۔

2- علم و فن (Knowledge and Fine Arts): علم حاصل کرنے کی خواہش کبھی بھی ختم نہیں ہوتی، آدمی چاہے جتنا بھی علم حاصل کر لے وہ اس بات کا دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اب اسے مزید علم کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی طرح کسی فن کار کا فن بھی سو فیصد مکمل نہیں ہو سکتا بلکہ فن کار کے اندر مزید حصول فن کی خواہش ہمیشہ باقی رہتی ہے البتہ مطالعہ کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ ایک مرحلے پر آدمی اس سے اکتا جاتا ہے۔ یعنی اس کا افادہ مختتم صفر ہو جاتا ہے۔

3- نہایت قیمتی و نایاب اشیاء (Rare and most precious goods): بیش قیمت ہیرے اور جواہرات کا مختتم افادہ بھی کم نہیں ہوتا کیونکہ یہ عام لوگوں کے استعمال میں نہیں آتے بلکہ ان کا استعمال امراء اور روسا تک مخصوص ہوتا ہے، جو کہ اپنی ذاتی نمود و نمائش کے لئے پہنتے ہیں۔

4- تاریخی نوادرات (Historical Finding): وہ چیزیں جو تاریخی نوادرات میں شمار ہوتی ہیں مثلاً سکے، تمغے، برتن، زیور، آلات حرب وغیرہ۔ یہ جتنی ماضی بعید کی دستیاب ہوتی جائیں گی، مزید حاصل کرنے کی اتنی ہی خواہش انسانی بڑھتی چلی جائے گی۔ لہٰذا ان پر یہ قانون لاگو نہیں ہوتا۔

5- نشہ آور اشیاء (Narcotics): کوئی شخص افیون، شراب یا تمبا کو وغیرہ کا جتنا زیادہ عادی بنتا چلا جاتا ہے ان اشیاء کو حاصل کرنے کی خواہش اتنی ہی بڑھتی چلی جاتی ہے۔

6- زیبائش و آرائش کی اشیاء (Ostentation/Fashion and show off): انسان فطرتاً نمود و نمائش کا دلدادہ ہے لہٰذا وہ اشیاء جو فیشن میں شامل ہوتی ہیں یا آرائش و زیبائش کا باعث ہوتی ہیں انہیں حاصل کرنے کا جذبہ اس کے اندر ہی اندر بڑھ جاتا ہے۔ خاص طور پر عورتیں ان اشیاء کی طرف زیادہ توجہ دیتی ہیں۔

قانون تقلیل افادۂ مختتم کی عملی اہمیت (Practical Importance)

یہ قانون انسان کی عملی زندگی میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے جس کا اندازہ مندرجہ ذیل باتوں سے لگایا جا سکتا ہے۔

1- قانون طلب کی بنیاد (Base for law of demand): قانون طلب کی بنیاد اسی قانون پر رکھی گئی ہے کیونکہ زائد اکائیوں کا افادہ کم ہوتا چلا جاتا ہے اس لئے پہلی اکائی کے مقابلے میں صارف اگلی اکائی کی کم قیمت دینے پر رضامند ہوتا ہے۔

2- صارف کا مددگار (Helpful to Consumer): جب بھی کوئی صارف کوئی شے بازار سے خریدنے کے لئے جاتا ہے تو وہ اس قانون سے مدد اور رہنمائی حاصل کرتا ہے۔ وہ اس طرح کہ ایک طرف تو وہ شے کی قیمت پر نظر رکھتا ہے اور دوسری جانب اس کے افادہ پر اور جب کسی چیز کا افادہ اس کی قیمت سے کم ہو جاتا ہے تو وہ اس کی خریداری ترک کر دیتا ہے اور اس کے بدلے میں وہ چیز خریدنا شروع کر دیتا ہے جس کا افادہ مختتم اس شے کی قیمت کے برابر یا زیادہ ہو۔

3- محصولات عائد کرتے وقت رہنمائی (Guideline for Taxation): ٹیکس عائد کرتے وقت یہ قانون وزیر خزانہ کی رہنمائی کرتا ہے۔ جن لوگوں

کے پاس دولت زیادہ ہوتی ہے ان کے لئے اس میں اتنا ہی افادہ کم ہو جاتا ہے جب کہ غریبوں کے پاس دولت کم ہونے کی وجہ سے اس میں افادیت زیادہ ہوتی ہے۔ لہٰذا امراء پر بھاری شرح سے ٹیکس عائد کرنے چاہئیں اور غرباء پر کم شرح سے۔ اسی لئے ماہرین مستزائد ٹیکس کو بہتر بتاتے ہیں۔ جس سے اصول مساوات کی پیروی ہوتی ہے۔

4- دولت کی مساویانہ تقسیم (Equal distribution of wealth): اگر معاشرے میں دولت کی تقسیم غیر منصفانہ ہو تو امیروں اور غریبوں کے درمیان وسیع خلیج پیدا ہوتی جاتی ہے جو معاشی نقطہ نظر سے مناسب نہیں ہے۔ ایک طرف غرباء تو بنیادی ضروریات زندگی کو بھی ترستے رہتے ہیں جبکہ دوسری طرف امراء اپنی دولت عیش وعشرت میں ضائع کر دیتے ہیں۔ اس قانون کو پیش نظر رکھتے ہوئے ٹیکسوں کے نظام میں اس قسم کی تبدیلیاں لائی جاسکتی ہیں۔ جن سے دولت کی تقسیم منصفانہ ہو اور معاشرہ خوشحالی کی راہ پر گامزن ہو سکے۔

5- قانون مساوی افادہ مختتم کی بنیاد: قانون تقلیل افادہ مختتم ایک شے کی صورت میں صارف کے توازن کی وضاحت کرتا ہے مگر عام زندگی میں صارف ایک سے زائد اشیاء کا استعمال کرتا ہے۔ لہٰذا یہ قانون ایک سے زائد اشیاء کی صورت میں صارف کے توازن کی بنیاد فراہم کرتا ہے جسے ہم قانون مساوی افادہ مختتم کہتے ہیں۔

قانون مساوی افادہ مختتم
(قانون استبدال)
(Law of Equi Marginal Utility (Law of Substitution))

چونکہ انسان کی آمدنی محدود اور خواہشات لامحدود ہوتی ہیں اس لئے وہ یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی محدود آمدنی کا استعمال اس طرح سے کرے کہ اس کی ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ ضروریات پوری ہو سکیں۔

قانون تقلیل افادہ مختتم کی رو سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جب کسی شے کی زیادہ مقدار حاصل کی جائے تو اس کا مختتم افادہ گرتا چلا جاتا ہے۔ کوئی بھی صارف یہ نہیں چاہتا کہ اسکی خرید کردہ شے کا افادہ کم ہو۔ لہٰذا وہ اپنے خرچ کو بدل بدل کر ترتیب دیتا رہتا ہے اور ماہرین کے مطابق قانون مساوی افادہ مختتم پر عمل پیرا ہوتا ہے جس کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔ "ایک صارف کو اپنے خرچ کو بدل بدل کر اس طرح سے ترتیب دینا چاہیے کہ وہ بازار سے جتنی بھی اشیاء خریدے ان سب کے مختتم افادے آپس میں برابر ہو جائیں کیونکہ صرف اسی صورت میں اس کی خرید کردہ اشیاء کا کل افادہ زیادہ سے زیادہ ہو سکتا ہے۔"

"The law of equi Marginal utility states that maximum total utility will be achieved only if consumer divides his expenditure on various goods in such a way that Marginal utility of the last unit of Money spent on variors goods remains the same."

نظریہ کی وضاحت: فرض کریں ایک صارف کے پاس زر کی کل پانچ اکائیاں ہیں۔ اس نے ان سے آٹا اور گھی دو اشیاء خریدنی ہیں۔ قانون مساوی افادہ مختتم کے مطابق اگر وہ اس رقم کو درج ذیل گوشوارے کے مطابق خرچ کرے تو وہ اپنی رقم سے زیادہ سے زیادہ افادہ حاصل کر سکتا ہے۔

نوٹ: زر کی ایک اکائی =10 روپے فرض کی گئی ہے۔

گوشوارہ

I زر کی اکائیاں	II آٹے کا مختتم افادہ	III گھی کا مختتم افادہ
1	24	20
2	20	16
3	16	12
4	12	8
5	8	4
کل افادہ	80	60

اس گوشوارے میں تین کالم ہیں۔ پہلے کالم میں زر کی اکائیاں۔ دوسرے کالم میں آٹے کا مختتم افادہ اور تیسرے کالم میں گھی کا مختتم افادہ دکھایا گیا ہے۔

صارف زر کی ان پانچوں اکائیوں کو ان اشیاء پر مختلف طریقوں سے خرچ کر سکتا ہے۔ اگر وہ پانچوں اکائیاں آٹے پر خرچ کر دے تو اسے 24 +20+16 +12 +8 =80 کل افادہ حاصل ہوتا ہے۔ اگر زر کی کل اکائیاں صارف گھی پر خرچ کر دے تو 60= 20 +16+12+8+4 کل افادہ حاصل ہوتا ہے۔

پہلی صورت میں گھی کی خواہش تشنہ تکمیل رہ جائے گی اور دوسری صورت میں آٹے کی خواہش کی تسکین نہیں ہو سکے گی۔ صارف کی یہ کوشش ہوگی کہ اس کی دونوں حاجات کی تسکین بھی ہو جائے اور اس کا کل افادہ بھی زیادہ سے زیادہ ہو۔ ایسا صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب کہ زر کی تین اکائیاں آٹے پر اور دو اکائیاں گھی پر خرچ کی جائیں۔ کیونکہ اس طرح آٹے اور گھی کا مختتم افادہ (16) مساوی ہے۔ اس طرح:

آٹے کا کل افادہ = 60 = 16+ 20 + 24

گھی کا کل افادہ = 36 = 16+ 20

آٹے اور گھی دونوں کا مجموعی افادہ = 96

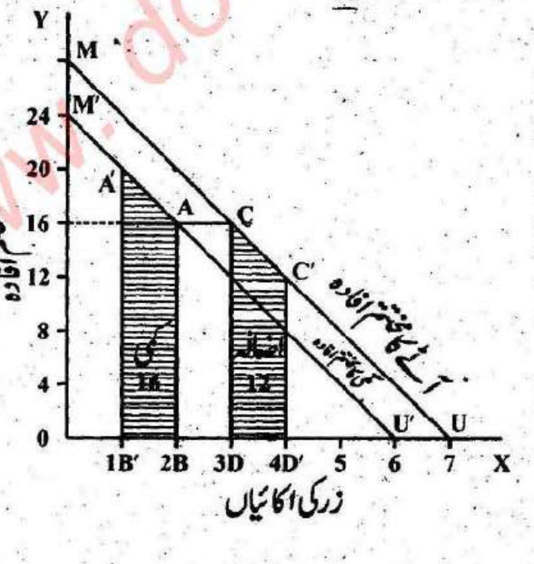

دونوں اشیاء کا یہ کل افادہ پہلی دونوں صورتوں سے زیادہ ہے اور اس کے علاوہ خرچ کی کوئی اور ترتیب صارف کو زیادہ سے زیادہ کل افادہ نہیں دے سکتی۔ کیونکہ دونوں اشیاء کا مختتم افادہ صرف اسی صورت میں برابر ہے۔ اس کی وضاحت درج ذیل ڈائیگرام کے ذریعے بھی کی جاتی ہے۔

وضاحت:

اس شکل میں ایکس محور پر زر کی اکائیاں اور روائی محور پر مختتم افادہ دکھایا گیا ہے۔ MU آٹے کے مختتم افادے کا خط ہے اور M'U' گھی کے مختتم افادے کا خط ہے۔ آٹے

پر تین اور گھی پر زر کی دو اکائیاں خرچ کرنے سے دونوں اشیاء کا مختتم افادہ (16) مساوی ہے۔ کیونکہ AB= CD اور اس طرح کل افادہ زیادہ سے زیادہ ہے جو کہ OBAM' + ODCM کے برابر ہے۔

اب صارف یہ ترتیب بدل دیتا ہے اور آٹے پر تین کی بجائے چار اکائیاں خرچ کرتا ہے۔ اس طرح آٹے کے کل افادے میں CDD'C' کا اضافہ ہو جاتا ہے جو کہ 12 کے برابر ہے۔ کیونکہ آٹے کی چوتھی اکائی کا مختتم افادہ 12 ہے جبکہ گھی پر صرف کرنے کے لئے صرف ایک اکائی رہ جاتی ہے اور اس کے کل افادے میں AB , B'A' کے برابر کمی واقع ہو جاتی ہے جو کہ 16 کے برابر ہے۔ کیونکہ گھی کی دوسری اکائی کا مختتم افادہ 16 ہے۔ اس طرح آٹے کے کل افادہ میں کل اضافہ، گھی کے کل افادے میں کمی سے تھوڑا ہے۔ یعنی دونوں کا مجموعی افادہ پہلے سے کم ہو کر رہ گیا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ خرچ کی ترتیب بدلنے سے اب دونوں کے مختتم افادے برابر نہیں رہے۔ یعنی A'B'> C'D'

اس قانون کو قانون استبدال اور قانون غیر جانبداری بھی کہتے ہیں۔

قانون استبدال: اسے قانون استبدال اس لئے کہتے ہیں صارف اپنے خرچ کو بدل بدل کر ترتیب دیتا ہے تا کہ تمام خریدی ہوئی اشیاء کے مختتم افادے آپس میں برابر ہو جائیں۔

قانون غیر جانبداری: اس قانون کو قانون غیر جانبداری اس لئے کہا جاتا ہے کہ صارف اپنے خرچ کو ترتیب دیتے ہوئے اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ کسی ایک شے کو دوسری پر ترجیح نہیں دے پاتا' کیونکہ سب کے مختتم افادے/ قیمت آپس میں برابر ہو جاتے ہیں اور وہ غیر جانبدار ہو جاتا ہے۔ پس اس قانون کے مطابق افادہ کے رنگ میں (Utility Approach) صارف کے توازن کا جائزہ درج ذیل صورت میں لیا جاتا ہے۔

صارف کا توازن (Consumer's Equilibrium)

جب صارف اپنی آمدنی مختلف اشیاء پر خرچ کرتا ہے تو وہ ان اشیاء کے افادہ مختتم کو مدنظر رکھتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ وہ اپنی رقم مختلف اشیاء پر اس طرح خرچ کرے کہ ہر شے کی آخری اکائی کا فی روپیہ افادہ مختتم یکساں ہو۔ یہی وجہ ہے کہ عملی زندگی میں جب بھی کوئی صارف بازار میں اشیاء خریدنے جاتا ہے تو اشیاء خریدتے وقت ان کے افادہ کا ان کی قیمت سے موازنہ کرتا ہے۔ صارف ایک شے اس وقت خریدتا ہے جب اس کا افادہ مختتم اس کی قیمت کے افادہ سے زیادہ ہو یا کم از کم برابر ہو۔ کیونکہ صارف عام طور پر شے کی قیمت زر کی اکائیوں کی صورت میں ادا کرتا ہے۔ چونکہ زر بھی شے ہوتی ہے اس لئے جب صارف کے پاس زر کی اکائیاں ہوتی ہیں تو ان سے بھی صارف کو افادہ حاصل ہوتا ہے۔ لیکن جب صارف قیمت کی حیثیت سے زر کی اکائیاں دوکاندار کو ادا کرتا ہے تو وہ اس افادہ سے محروم ہو جاتا ہے جو اسے زر کی اکائیاں اپنے پاس رکھنے کی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک صارف کوئی بھی شے خریدتے وقت یہ دیکھتا ہے کہ اسے شے کا افادہ' قیمت کے افادہ سے زیادہ حاصل ہو یا کم از کم اس کے برابر حاصل ہو۔

جب صارف ایک شے متواتر خرید کر استعمال کرتا ہے تو قانون تقلیل افادہ مختتم کی رُو سے اس شے کا افادہ گرتا جاتا ہے۔ اس لئے صارف وہ شے صرف اس وقت تک خریدتا ہے جب تک اس شے کا افادہ مختتم گرتے گرتے اس شے کی قیمت کے افادہ کے برابر نہ ہو جائے۔ اگر صارف ہر شے کی اتنی مقدار خریدے کہ اس کا افادہ مختتم اس کی قیمت کے افادہ کے برابر ہو جائے تو ایسی

صورت میں ہر شے کی آخری اکائی کا فی روپیہ افادہ مختتم برابر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ہر شے کے افادہ مختتم اور اس کی قیمت کی باہمی نسبت برابر ہو جاتی ہے اور صارف کو کل افادہ زیادہ سے زیادہ حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ توازن کی کیفیت میں ہوتا ہے۔ اگر صارف الف، ب، ج اور ی تک اشیاء اسی اصول کے مطابق خریدے تو ایسی صورت میں صارف کے توازن کی کیفیت کو درج ذیل مساوات کی صورت میں ظاہر کیا جا سکتا ہے۔

$$\text{صارف کا توازن} = \frac{\text{الف شے کا افادہ مختتم}}{\text{الف شے کی قیمت}} = \frac{\text{ب شے کا افادہ مختتم}}{\text{ب شے کی قیمت}}$$

$$= \frac{\text{ج شے کا افادہ مختتم}}{\text{ج شے کی قیمت}} = \cdots\cdots = \frac{\text{ی شے کا افادہ مختتم}}{\text{ی شے کی قیمت}}$$

$$\text{Consumer's Equilibrium} = \frac{MU_a}{P_a} = \frac{MU_b}{P_b} = \frac{MU_c}{P_c} = \cdots\cdots = \frac{MU_n}{P_n}$$

Mu سے مراد (Marginal utility) یعنی مختتم افادہ ہے۔

c.b. a……اور n مختلف خرید کردہ اشیاء ہیں۔

Pc, Pb, Pa……اور Pn سے مراد ان اشیاء کی قیمتیں ہیں۔

صارف کے توازن کی تشریح
Consumer's equilibrium

صارف کے توازن کی وضاحت درج بالا مساوات کو پیش نظر رکھ کر اس طرح سے کی جا سکتی ہے۔ فرض کر لیں؟

1- صارف کے پاس کل رقم = 20 روپے
2- x شے کی قیمت فی اکائی = 4 روپے
3- y شے کی قیمت فی اکائی = 3 روپے
4- x اور y دونوں اشیاء کی خرید کردہ اکائیوں کا مختتم افادہ درج ذیل گوشوارے میں دیا گیا ہے

خرید کردہ اکائیاں	x شے کا افادہ مختتم	y شے کا افادہ مختتم
1	34	30
2	32	28
3	30	26
4	28	24
5	26	22

صارف کو اپنی رقم دونوں اشیاء پر اس طرح سے خرچ کرنا چاہیے کہ خرید کردہ اشیاء کا کل افادہ زیادہ سے زیادہ ہو۔ اس مقصد کے لئے ظاہر ہے کہ صارف کو 20 روپے خرچ کرتے وقت

$$\frac{\text{x شے کا افادہ مختتم}}{\text{x شے کی قیمت}} = \frac{\text{y شے کا افادہ مختتم}}{\text{y شے کی قیمت}}$$

کے اصول کو پیش نظر رکھنا ہوگا کیونکہ صرف اسی صورت میں دونوں اشیاء کی خرید کردہ اکائیاں صارف کو زیادہ سے زیادہ

(Maximum) کل افادہ دے سکتی ہیں۔ اور وہ متوازن حالت میں ہوتا ہے x اور y اشیاء کی دی گئی قیمتوں اور گوشوارے میں ظاہر کردہ مختتم افادوں کے پیش نظر صارف اگر x شے کی دو اکائیاں خریدے تو

x شے کا افادہ مختتم $= \frac{32}{4} = 8$ ہوگا۔ جبکہ y شے کی چار اکائیاں خریدنے پر

y شے کا افادہ مختتم $= \frac{24}{3} = 8$ ہوگا۔ یعنی $8 = 8$

اس طرح صارف کے لئے توازنی صورت حال برقرار رہے گی۔ کیونکہ وہ x اور y دونوں اشیاء کی خرید کردہ اکائیوں سے زیادہ سے زیادہ کل افادہ حاصل کر رہا ہوگا جو کہ اس کی خواہش کے عین مطابق ہے۔

اب یہ دیکھتے ہیں کہ صارف اگر x شے کی 2 اور y شے کی 4 اکائیاں خریدے تو اس کا کل خرچ کتنا ہوگا۔

x شے کی دو اکائیاں خریدنے پر کل خرچ = خرید کردہ اکائیاں x قیمت $= 2\times4 = 8$ روپے

y شے کی چار اکائیاں خریدنے پر کل خرچ = خرید کردہ اکائیاں x قیمت $= 4\times3 = 12$ روپے

x اور y دونوں اشیاء پر کل خرچ کردہ رقم = 20 روپے

لہٰذا ثابت ہوگیا ہے کہ صارف کے پاس کل رقم 20 روپے x اور y دونوں اشیاء پر خرچ ہو چکی ہے۔

اب x اور y دونوں اشیاء کی خرید کردہ اکائیوں کا کل افادہ معلوم کرتے ہیں۔

x شے کی 2 اکائیاں خریدنے سے کل افادہ $= 34 + 32 = 66$

y شے کی 4 اکائیاں خریدنے سے کل افادہ $= 30 + 28 + 26 + 24 = 108$

x اور y اکائیاں خریدنے سے کل افادہ $= 66 + 108 = 174$

چونکہ صارف متوازن حالت میں ہے اس لئے 174 کل افادہ زیادہ سے زیادہ ہے

صارف کا عدم توازن (Consumer's dis-equilibrium)

یہ ثابت کرنے کے لئے کہ صارف اگر توازنی مساوات سے ہٹ کر خرچ کرے تو وہ زیادہ سے زیادہ کل افادہ حاصل نہیں کر سکتا ہم درج ذیل عدم توازنی کیفیت کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ مثلاً

1- صارف x شے کی ایک اکائی خریدے تو $\frac{34}{4} = 8.5$ اور

2- صارف y شے کی پانچ اکائیاں خریدے تو $\frac{22}{3} = 7.33$

چونکہ $8.5 \neq 7.33$ (برابر نہیں ہے)

لہٰذا x اور y دونوں اشیاء کا کل افادہ بھی پہلے سے کم ہو کر رہ گیا ہے۔ کیونکہ۔

1- x شے کی خرید کردہ ایک اکائی کا کل افادہ = 34

2- y شے کی خرید کردہ پانچ اکائیوں کا کل افادہ $= 30+28+26+24+22 = 130$

x اور y دونوں اشیاء کا کل افادہ = 164

اس عدم توازنی کیفیت میں کل افادہ 164 ہے جبکہ توازنی کیفیت میں یہ 174 تھا اس طرح اب پہلے کے مقابلہ میں کل افادہ میں $174-164=10$ کی کمی واقع ہوئی ہے جو کہ عدم توازن کا نتیجہ ہے۔

قانون مساوی افادہ مختتم یا
افادہ کی عددی پیمائش کے نظریہ کے مفروضات Assumptions

1-باشعور صارف (Rational Consumer): اس نظریہ کے مطابق صارف باشعور اور عقلمند ہے وہ اپنی آمدنی کی حدود (Income constraint) کے اندر رہتے ہوئے زیادہ سے زیادہ افادہ حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

2-افادہ کی عددی پیمائش ممکن ہے (Cardinal Measurement of utility is possible): الفریڈ مارشل اور اُس کے پیروکاروں کا کہنا تھا کہ افادہ کو اعداد کی صورت میں ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ جس کے لئے انہوں نے utils کا پیمانہ استعمال کیا۔ یعنی جب کوئی شخص کسی شے کا استعمال کرتا ہے تو اس کی ہر زائد اکائی سے حاصل ہونے والے افادہ (تسکین) کی عددی پیمائش ہو سکتی ہے۔ مثلاً پہلے آم سے حاصل کردہ افادہ = 20، دوسرے آم کا = 15 اور تیسرے آم کا = 10 وغیرہ۔

3-افادہ مختتم تقلیلی ہے (Diminishing Marginal utility): جب صارف کسی ایک شے کی زیادہ اکائیاں استعمال کرتا چلا جاتا ہے تو ہر زائد اکائی کا افادہ پہلی اکائی کے مقابلہ میں گرتا چلا جاتا ہے۔ یعنی مختتم افادہ میں کمی آتی چلی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ یہ صفر یا منفی بھی ہو سکتا ہے۔

4-اشیاء کا کل افادہ باہم جمع کیا جا سکتا ہے (Toatl utility is additive): اس نظریہ کے حامی اس بات پر بھی متفق ہیں کہ مختلف اشیاء کے افادے کو ایک جگہ جمع کیا جا سکتا ہے جبکہ ہر شے سے حاصل ہونے والے افادہ کا علیحدہ علیحدہ وجود بھی ہوتا ہے۔

5-زر کا مختتم افادہ ساکن رہتا ہے (Constant Marginal utility of Money): چونکہ زر اشیاء کی قدر و قیمت کی پیمائش کی ایک معیاری اکائی ہے۔ لہٰذا یہ فرض کیا گیا ہے کہ آمدنی میں تبدیلی کے باوجود زر کا افادہ مختتم مستقل رہتا ہے۔

6-اشیاء کی تقسیم پذیری ممکن ہے (Divisiblity of goods): اس نظریہ میں یہ بھی فرض کیا گیا ہے کہ اشیاء کو چھوٹی چھوٹی اکائیوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے اور صارف ان پر بدل بدل کر خرچ کرتا ہے۔

قانون مساوی افادہ مختتم کی حدود اور خامیاں
Limitations or Exceptions

ماہرین نے اس قانون میں کئی خامیاں بیان کی ہیں۔ یہ قانون چند حدود کے اندر رہتے ہوئے ہی درست ثابت ہوتا ہے مثلاً

1-افادہ کی عددی پیمائش ممکن نہیں (Cardinal measurement of utility is not possible):

افادہ کا تعلق صارف کی ذہنی کیفیت سے ہوتا ہے جس کی عددی پیمائش بہت مشکل ہے۔ صارفین کی ذہنی کیفیات کو ماپنے

کے لئے علم معاشیات میں ابھی تک کوئی آلہ ایجاد نہیں ہوا۔

2- صارفین کی لاعلمی یا لاپرواہی(Ingorance of consumers): بعض اوقات صارفین کو اس بات کا علم ہی نہیں ہو تا کہ جو چیز وہ خرید رہے ہیں اس کے مقابلے میں کسی دوسری شے میں افادہ زیادہ ہے یا بعض اوقات یہ جانتے ہوئے بھی کہ ایک شے میں افادہ دوسری کے مقابلے میں کم ہے لاپروائی کی وجہ سے وہ اسے خرید لیتے ہیں اور اس طرح اس قانون کی پیروی نہیں ہوتی۔

عرصہ وقت(Time period problem): کئی اشیا ایسی ہیں جو کافی عرصہ تک استعمال میں آتی رہتی ہیں مثلاً گھڑی، ریڈیو یا سائیکل وغیرہ۔ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ان کے بارے میں جو اندازے لگائے جائیں۔ وہ درست ثابت ہوں۔ بعض اوقات وہ بہت جلد خراب ہو جاتی ہیں۔ اور بعض اوقات اندازے سے زیادہ دیر تک استعمال میں آتی رہتی ہیں اور ان کے متعلق مختتم افادے کے اندازے درست ثابت نہیں ہوتے۔

4- بعض اشیاء کا ناقابل تقسیم پذیر ہونا(Indivisibality of certain goods): بعض اشیاء کو چھوٹے حصوں میں تقسیم نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی ان پر خرچ کو بدل بدل کر ترتیب دی جاسکتی ہے۔ بلکہ ان کے لئے تو اکٹھی رقم خرچ کرنا پڑتی ہے مثلاً گائے یا مشین وغیرہ۔

5- پبلسٹی کے اثرات(Effects of publicity): بعض اوقات لوگ پبلسٹی اور پراپیگنڈہ سے متاثر ہو کر بھی ایسی اشیاء خرید لیتے ہیں۔ جن کا مختتم افادہ اس شے کی قیمت سے کم ہوتا ہے۔ لہٰذا قانون مساوی افادہ مختتم کی پیروی نہیں ہوتی۔

6- فیشن اور رسم و رواج(Fashion and traditions): بعض اوقات سماجی روایات کو برقرار رکھنے کے لئے یا فیشن کے طور پر ایسی اشیاء کی خریداری کر لی جاتی ہے جن سے زیادہ سے زیادہ افادہ حاصل نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں بھی قانون کا اطلاق صارف کے خرچ پر نہیں ہوتا۔

قانون مساوی افادہ مختتم کی عملی اہمیت
(Practical Importance)

معاشرے میں رہنے والے افراد کے لئے یہ قانون خصوصی اہمیت کا حامل ہے اور اس پر عمل پیرا ہو کر کافی فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اس کی اہمیت کا اندازہ مندرجہ ذیل امور سے لگایا جا سکتا ہے۔

1- وزیر خزانہ کی رہنمائی(Guidance to finance Minister): ملک کے وزیر خزانہ کو بجٹ تیار کرنا ہوتا ہے مختلف ملکی اخراجات پورا کرنے کے لئے مختلف ذرائع سے آمدنی حاصل کرنا ہوتی ہے۔ اس کے لئے اسے لوگوں کی آمدنی اور اشیاء وغیرہ پر ٹیکس عائد کرنا پڑتا ہے۔ اس موقع پر وزیر خزانہ اگر اصول مساوات کو سامنے رکھتے ہوئے ٹیکس عائد کرے تو لوگ اس ٹیکس کا کوئی زیادہ بوجھ محسوس نہیں کرتے۔ دوسری طرف سرکاری خزانے میں زیادہ رقوم بھی اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح خرچ کرتے وقت بھی زیادہ سے زیادہ معاشرتی بہبود کو سامنے رکھا جا سکتا ہے۔

2- صارفین کی رہنمائی(Guidance to consumers): چونکہ ہر صارف کی آمدنی محدود اور مقاصد لامحدود ہوتے ہیں اس لئے اپنی آمدنی سے زیادہ افادہ حاصل کرنے کے لئے اگر

وہ اس قانون پر عمل پیرا ہو جائیں تو فائدے میں رہتے ہیں۔ لہٰذا یہ قانون صارفین کے لئے ایک راہنما کا کام دیتا ہے۔

3- عاملین کے معاوضوں کے تعین میں رہنمائی (Guidance for determination of factors remunerations):

چونکہ قومی آمدنی مختلف عاملین کی مشترکہ کوششوں سے وجود میں آتی ہے اور اس میں سے ہر عامل پیدائش کو اس کی مختتم پیداوار کے برابر معاوضہ ملتا ہے گویا جس کی مختتم پیداوار زیادہ ہوا سے زیادہ معاوضہ ملتا ہے نظریہ مختتم پیداواری کی بنیاد اسی قانون پر رکھی گئی ہے۔

4- آجروں کی رہنمائی (Guidance to entrepreneurs and producers):

اشیاء کی پیداوار کے لئے آجر مختلف عاملین کی وہ مقدار کاروبار میں لگانے کی کوشش کرتے ہیں جس سے زیادہ پیداوار ہو یا جس پر کم سے کم لاگت آئے اس مقصد کے لئے وہ مختلف عوامل کی مختتم پیداوار پر نظر رکھتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ ہر عامل پیدائش کی مختتم مادی پیداوار آپس میں برابر ہو جائے۔

5- زیادہ سے زیادہ معاشرتی بہبود (Maximum social welfare):

حکومت اپنے اخراجات کے سلسلے میں بھی اس قانون کو پیش نظر رکھتی ہے تاکہ ان سے زیادہ سے زیادہ معاشرتی بہبود (Maximum Social Advantage) حاصل ہو سکے۔ مثلاً سکول، ہسپتال، سڑکیں، پارک وغیرہ کسی مخصوص طبقے کے لئے نہیں بلکہ پورے معاشرے کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس قانون کا اطلاق معاشی تحقیق کے تقریباً ہر پہلو پر ہوتا ہے۔ چاہے اس کا تعلق صرف دولت سے ہو یا پیدائش دولت سے، عاملین کے معاوضوں کی تقسیم سے ہو یا ٹیکسوں کے عائد کرنے اور انہیں عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ کرنے سے۔

خطوط عدم ترجیح یا خطوط غیر جانبداری
(Indifference curves)

جدید ماہرین جن میں پروفیسر ایجورتھ (Edgeworth) پروفیسر پریٹو (Pareto) پروفیسر جے آر۔ ہکس (J.r. Hicks) اور پروفیسر آر۔ جی۔ ڈی۔ ایلین (R.G.D. Allen) شامل ہیں۔ صارف کے روّیہ کا جائزہ نظریہ عدم ترجیح کے خطوط (Indifference Curves Approach) کی مدد سے لیتے ہیں۔ اس نظریہ کے مطابق جب ایک صارف اپنی خواہشات کی زیادہ سے زیادہ تسکین کے لئے اپنی آمدنی کو مختلف مدات پر خرچ کرتا ہے اور مختلف مقداریں مختلف قیمتوں پر خریدتا ہے تو ان اشیاء کے بعض جٹ یا مجموعے اسے تسکین کا یکساں معیار فراہم کرتے ہیں۔ عدم ترجیح کا خط مختلف اشیاء کے ایسے ہی جوڑوں سے ترتیب پاتا ہے جو اسے برابر تسکین دیتے ہیں۔ اسے آسان الفاظ میں اس طرح سے بیان کیا جاسکتا ہے۔

''خط عدم ترجیح سے مراد ایسا خط ہے جو کہ ایک صارف کو دو اشیاء کے مختلف جوڑوں سے یکساں تسکین دینے والے نقاط کو ملانے سے حاصل ہوتا ہے۔ صارف ان مختلف جوڑوں میں سے کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں دیتا۔ بلکہ وہ ان کے مابین غیر جانبدار رہتا ہے۔''

"An indiiferenc curve is a locus of points or combination of goods each of which yeilds the same level of total Utility (satisfaction) or to which the consumer becomes indifferent."

ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ:

"An indifference curve indicates various combinations of two goods which gives the Consumer, the equal level of satisfaction (total utility).

وضاحت کے لئے درج ذیل گوشوارہ تیار کیا جاتا ہے۔

اشیائے کے مجموعے یا جوڑے		آم	کیلے	مختتم شرح استبدال	تسکین کا معیار
پہلا	A	1	10	_	B
دوسرا	B	2	6	4:1	B
تیسرا	C	3	3	3:1	B
چوتھا	D	4	1	2:1	B

اس گوشوارے میں آم اور کیلوں کے چار مجموعے لئے گئے ہیں جو صارف کو یکساں تسکین دیتے ہیں۔ ان مجموعوں کو گراف کی شکل میں C,B,A اور D نقاط سے ظاہر کیا گیا ہے۔ ان نقاط کو ملانے والا خط IC عدم ترجیح کا خط ہے جو ایک ایسے تسکین کے معیار کو پیش کرتا ہے جس میں ان اشیاء کے بے شمار جوڑے جو ان نقاط کے علاوہ بھی ہیں صارف کو یکساں تسکین بہم پہنچاتے ہیں اور کسی ایک جوڑے کو صارف کسی دوسرے جوڑے پر ترجیح نہیں دیتا۔ پس اسی کو خط عدم ترجیح یا غیر جانبداری کہتے ہیں۔ خط عدم ترجیح کی وضاحت درج ذیل ڈائیگرام کی مدد سے بھی کر سکتے ہیں۔

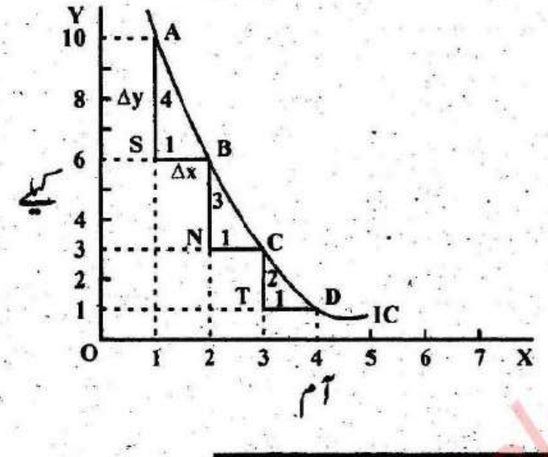

مختتم شرح استبدال (MRS)
(Marginal Rate of Substitution)

"کسی ایک شے کی ایک زائد اکائی حاصل کرنے کے لئے صارف کو کسی دوسری شے کی جتنی مقدار یا اکائیوں کو چھوڑنا پڑے (بشرطیکہ نیا مجموعہ بھی صارف کو پہلے جتنی تسکین دے) اسے مختتم شرح استبدال (MRS) کہا جاتا ہے۔" مثلاً گوشوارے میں دوسرے جوڑے میں صارف ایک زائد آم لینے کے لیے چار کیلوں سے دستبردار ہوتا ہے۔ جبکہ تیسرے جوڑے میں نقطہ C پر ایک آم تین کیلوں سے اور چوتھے جوڑے میں نقطہ D پر ایک آم دو کیلوں سے بدلا گیا ہے اور ہر حالت میں تسکین کا معیار یکساں B ہی رہتا ہے۔ یہی آموں سے کیلوں کو بدلنے کی شرح، مختتم شرح استبدال (MRS) کہلاتی ہے جو کہ بتدریج گرتی جاتی ہے۔

خطوط عدم ترجیح کی خصوصیات
(Properties of Indifference Curves)

خطوط عدم ترجیح کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں۔

1- ان خطوط کا جھکاؤ بائیں سے دائیں اُوپر سے نیچے کی جانب ہوتا ہے۔
2- یہ خطوط ایک دوسرے کو قطع نہیں کرتے ہیں۔
3- یہ مبدا (O) (Origin) کی طرف محدب (Convex) ہوتے ہیں۔
4- عدم ترجیح کا اُوپر والا خط نیچے والے خط کے مقابلے میں تسکین کا بلند معیار فراہم کرتا ہے۔

5- عدم ترجیح کا خط کسی محور کو نہیں چھوتا۔

6- یہ ضروری نہیں کہ عدم ترجیح کے خطوط ایک دوسرے کے متوازی ہوں۔

وضاحت:

1- جھکاؤ بائیں سے دائیں نیچے کی طرف Downward slope form left to right:

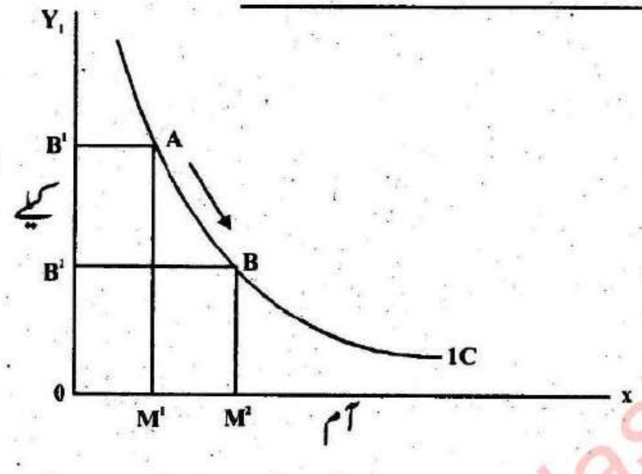

خطوط عدم ترجیح کا جھکاؤ بائیں سے دائیں اس امر کی وضاحت کرتا ہے کہ جب صارف کسی ایک شے کی زیادہ اکائیاں حاصل کرتا ہے تو دوسری شے کی کم اکائیاں لیتا ہے۔ تاکہ ایک شے کی اضافی اکائیوں سے تسکین سے اضافہ کا اثر دوسری شے کی اکائیاں کم ہونے سے زائل ہو جائے اور صارف پہلے ہی معیار تسکین پر رہے۔ جیسا کہ درج ذیل شکل سے ظاہر ہے۔

فرض کریں کہ IC خط کا جھکاؤ بائیں سے دائیں اوپر کی جانب ہے جیسا کہ نیچے والی ڈائیگرام سے ظاہر ہے۔

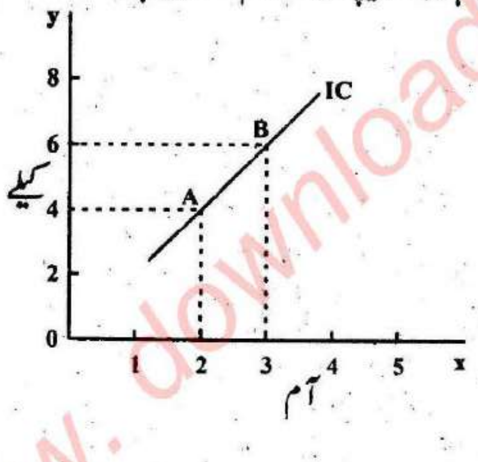

اس ڈائیگرام میں IC خط عدم ترجیح کے دو نقاط B,A ہیں جو دو جوڑوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ نقطہ A دو آم اور چار کیلوں کے مجموعے کو ظاہر کرتا ہے اور نقطہ 3B آم اور 6 کیلوں کے جوڑے کو ظاہر کرتا ہے۔ صارف نقطہ A پر B کو ترجیح دے گا۔ کیونکہ نقطہ B پر آم اور کیلے دونوں کی مقدار زیادہ ہے۔

پس اس سے ثابت ہوا کہ یہ نقاط ایک خط عدم ترجیح پر واقع نہیں۔ لہٰذا خط عدم ترجیح بائیں سے دائیں اُوپر کو نہیں جا سکتا۔ اس لئے موجودہ شکل میں یہ عدم ترجیح کا خط نہیں ہے۔

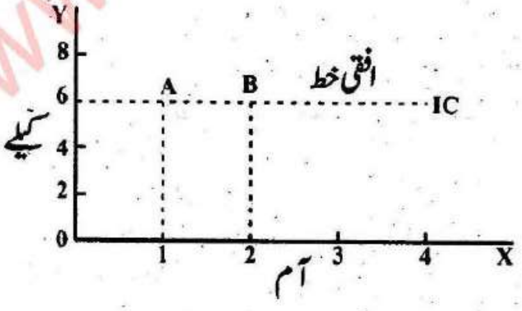

اب فرض کیجئے کہ IC خط OX خط کے متوازی ہے۔ اس کے دو نقاط A اور B دو مجموعوں ایک آم چھ کیلوں اور دو آم + چھ کیلوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ ان کے درمیان عدم ترجیح کی صورت نہیں ہوگی بلکہ صارف A پر B کو ترجیح دے گا کیونکہ اس پر کیلوں کی وہی مقدار ہے جبکہ ایک آم زیادہ ہے۔ پس خط عدم ترجیح افقی نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ درجہ ذیل ڈائیگرام سے ظاہر ہے۔

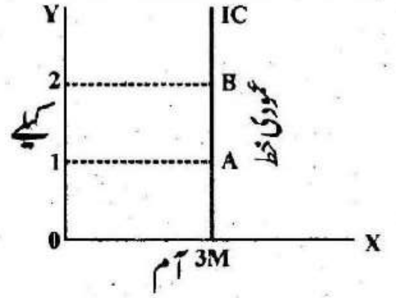

اسی طرح سے عدم ترجیح کا خط عمودی یعنی oy خط کے متوازی بھی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ ایسی صورت میں آم کی اکائیاں چھوڑے بغیر زیادہ کیلے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ لہٰذا صارف A پر B کو ترجیح دے گا کیونکہ اس پر آموں کی مقدار وہی ہے جبکہ کیلے زیادہ مقدار میں دستیاب ہیں۔ لہٰذا اس کی درجہ ذیل شکل ممکن نہیں۔

2- ایک دوسرے کو قطع نہیں کرتے (Do not intersect each other):

فرض کریں IC_1 اور IC_2 دو خطوط ایک دوسرے کو قطع کرتے ہیں۔ جیسا کہ نیچے

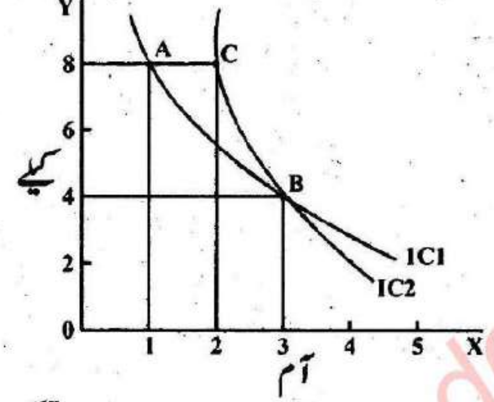

دی گئی ڈائیگرام سے ظاہر ہے۔ نقاط A اور B، IC_1 پر جبکہ C اور B، IC_2 پر واقع ہیں۔ چونکہ A اور B ایک ہی خط IC_1 پر واقع ہیں اس لئے صارف ان کے درمیان غیر جانبدار ہوگا۔
اسی طرح C اور B ایک ہی خط پر واقع ہیں' اس لئے صارف ان کے درمیان بھی غیر جانبدار ہوگا۔

IC_1 پر B بھی اتنی ہی تسکین دیتا ہے جتنی نقطہ A پر بننے والا جوڑا اور IC2 پر نقطہ B اور C پر بننے والے جوڑے برابر تسکین دیتے ہیں۔

لہٰذا اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ A اور C دونوں نقاط پر بننے والے جوڑے بھی یکساں معیار تسکین کے حامل ہیں۔
(الجبرا کے مطابق $\therefore A=B \ \& \ B=C \ \therefore \ A=C$)

مگر نقطہ A ایک آم اور 8 کیلوں کو ظاہر کرتا ہے جبکہ نقطہ C دو آم اور 8 کیلوں کے جُت کا حامل ہے۔ اس لئے صارف نقطہ C پر بننے والے جوڑے کو نقطہ A پر ترجیح دے گا۔

اس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ مفروضہ غلط ہے اور خطوط عدم ترجیح ایک دوسرے کو قطع نہیں کرتے ہیں اور ڈائیگرام میں IC_1 اور IC_2 عدم ترجیح کے خطوط ہی نہیں۔

3- مبداء کی طرف محدب ہوتے ہیں (Convex to origion):

اُوپر ثابت کیا جاچکا ہے کہ خط عدم ترجیح ربائیں سے دائیں نیچے کو جھکاؤ رکھتا ہے۔ بائیں سے دائیں نیچے کو جھکاؤ رکھنے والے خطوط کی تین صورتیں ہوسکتی ہیں۔

(الف) مبداء سے محدب (Convex) ہوتے ہیں۔
(ب) مبداء سے خط مستقیم کی شکل رکھتے ہیں۔
(ج) مبداء سے مقعر (Concave) ہوتے ہیں۔

ان تینوں حالتوں کی اشکال بنائی گئی ہیں۔

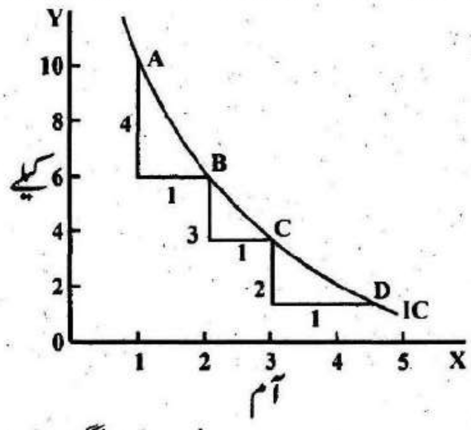

(الف) مبداء سے محدب خط (Convex to origion): اُوپر والی ڈائیگرام میں خط IC مبداء سے محدب ہے۔ یعنی اسکی پشت مبداء کی طرف جھکاؤ رکھتی ہے۔ اس کے نقاط A,B,C اور D سے ظاہر ہوتا ہے کہ آموں کو کیلوں میں بدلنے کی شرح استبدال گرتی جا رہی ہے۔ ہر نئے جٹ میں ایک شے کی زائد اکائیوں میں اضافہ ہوتا ہے تو دوسری شے کی اکائیوں میں کمی اور کسی شے کی زائد اکائی کو دوسری شے کی پہلے سے کم اکائیوں میں بدلا جاتا ہے۔ جو منطقی لحاظ سے درست اور قابل قبول ہے۔

(ب) مبداء سے خط مستقیم (Negatively sloped straight line): اگر دونوں اشیاء ایک دوسری کا مکمل بدل (Perfect Substitute) ہوں مثلاً دو مختلف برانڈز کے صابن یا بلیڈ جو کوالٹی کے لحاظ سے بالکل یکساں ہوں تو ایسی صورت میں ان دو اشیاء کا عدم ترجیح کا خط منفی جھکاؤ والا خط مستقیم بنتا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل ڈائیگرام سے ظاہر ہے۔

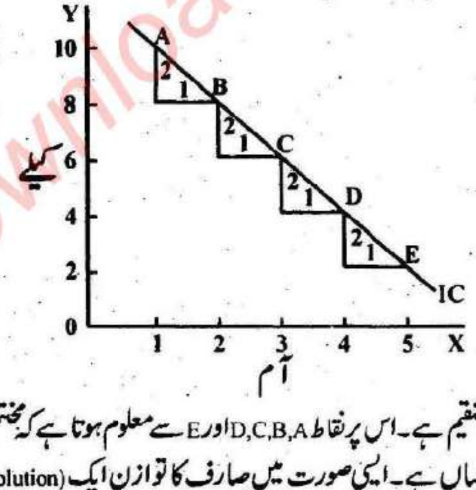

اُوپر والی ڈائیگرام میں IC خط مستقیم ہے۔ اس پر نقاط A,B,C,D اور E سے معلوم ہوتا ہے کہ مختتم شرح استبدال برابر ہے یعنی x شے کو Y شے میں بدلنے کی شرح یکساں ہے۔ ایسی صورت میں صارف کا توازن ایک (Corner solution) ہے۔ یعنی صارف اپنی ساری آمدنی ایک ہی شے پر خرچ کر دیتا ہے جو کہ حقیقی زندگی کے منافی ہے۔ لہٰذا خط عدم ترجیح خط مستقیم نہیں ہوسکتا۔

(ج) مبداء سے مقعر (Concave to origion): اس ڈائیگرام میں مختتم شرح استبدال بتدریج بڑھ رہی ہے۔ یعنی آم کی ہر زائد اکائی کا پہلے سے زیادہ کیلوں سے تبادلہ ہوتا ہے جو حقائق کے خلاف ہے۔ کیونکہ صارف کے پاس جس چیز کی مقدار کم ہو رہی ہو وہ اسکی زائد مقدار دینے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ بلکہ اسکی شرح استبدال کم ہو جائے گی۔ پس خط عدم ترجیح مبداء سے مقعر نہیں ہوسکتا۔

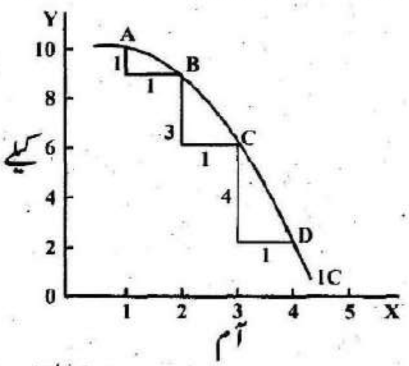

(د) مکمل تکمیلی اشیاء کی صورت میں (Perfect Complements): بعض اشیاء اکیلی استعمال نہیں ہوتیں بلکہ ایک معینہ تناسب کے ساتھ اکٹھی استعمال کی جاتی ہیں۔ مثلاً پن اور روشنائی، قمیض اور نکٹائی یا دائیں اور بائیں پاؤں کی جراب، جوتا وغیرہ ایسی اشیاء کا خط عدم ترجیح ایل (L) شکل کا ہوتا ہے اور قائمہ 90° زاویہ بناتا ہے جیسا کہ درج ذیل شکل سے ظاہر ہے۔

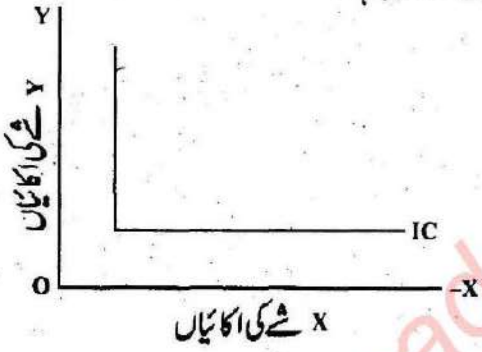

مکمل تکمیلی اشیاء کی صورت میں صرف ایک شے کی اکائیوں میں اضافے سے صارف کی تسکین کا معیار بلند نہیں ہو سکتا یعنی ایک شے دوسری کے بغیر بے سود ہوتی ہے۔ لہٰذا ایل (L) شکل کا عدم ترجیح کا خط حقیقی زندگی کی عکاسی نہیں کرتا۔

ان تمام حالتوں کا جائزہ لینے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ خط عدم ترجیح مبداء سے محدب ہوتا ہے کیونکہ صرف اسی صورت میں قانون تقلیل مختتم شرح استبدال کا اطلاق ہوتا ہے۔

4- عدم ترجیح کا اوپر والا خط نیچے والے خط کے مقابلے میں تسکین کا بلند معیار فراہم کرتا ہے:

(Higher level of satisfaction from the lower curve)

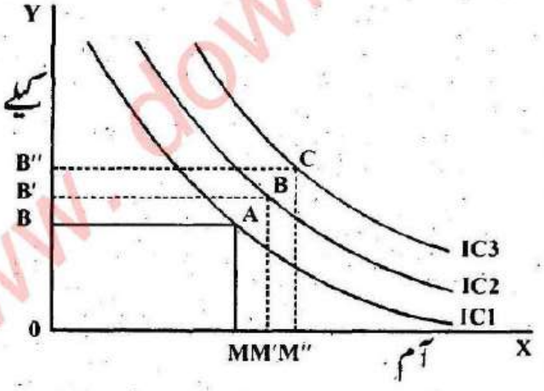

ڈائیگرام میں عدم ترجیح کے تین خطوط IC1, IC2 اور IC3 کھینچے گئے ہیں۔ IC1 پر نقطہ A آموں کی OM اور کیلوں کی OB اکائیاں فراہم کرتا ہے۔ جبکہ IC2 پر نقطہ B سے آموں کی OM' اور کیلوں کی OB' اکائیاں حاصل ہوتی ہیں۔ اس طرح نقطہ A کے مقابلے میں نقطہ B آموں کی MM' اور کیلوں کی BB' زائد اکائیاں فراہم کرتا ہے۔ لہٰذا نقطہ A کے مقابلے میں B والے جوڑے سے تسکین کا بلند معیار حاصل ہوتا ہے اور نقطہ B اوپر والے خط IC2 پر واقع ہے۔

اسی طرح IC3 خط پر نقطہ C پر بننے والا جوڑ انقاط B اور A دونوں سے بلند معیار تسکین کا باعث بنتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ اُوپر والے عدم ترجیح کے خط پر بننے والا جوڑا نیچے والے خط کے مقابلے میں تسکین کا بلند معیار فراہم کرتا ہے۔ نیز یہ کہ کوئی سے دو عدم ترجیح

کے خطوط کے درمیان بے شمار خطوط عدم ترجیح بنائے جاسکتے ہیں۔ کیونکہ ایک Commodity Space میں بے شمار نقاط ہوتے ہیں۔

5- عدم ترجیح کا خط کسی محور کو نہیں چھوتا (An indifference curve cannot touch either axix):

عدم ترجیح کا خط x محور یا y محور کو نہیں چھوتا کیونکہ اگر یہ x محور کو چھوئے تو y محور پر موجود شے دستیاب نہیں ہوتی اور اگر یہ y محور کو چھوئے تو x محور پر موجود شے کی کوئی اکائی حاصل نہیں کی جا سکتی۔

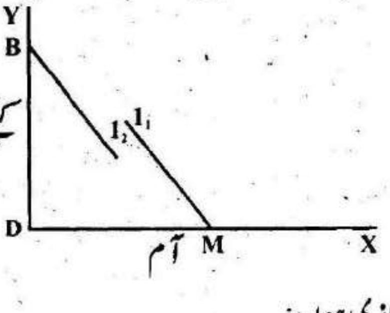

لہٰذا I_1 کے نقطہ M پر اور I_2 کے نقطہ B پر کوئی جوڑا نہیں بنتا جو کہ اس مفروضہ کی نفی کرتے ہیں کہ صارف عدم ترجیح کے خط پر دو اشیاء کے جوڑے خریدتا ہے جو کہ اسے برابر تسکین دیتے ہیں۔ نیز یہ کہ عدم ترجیح کا خط درمیان میں ٹوٹا ہوا نہیں ہوتا کیونکہ اس حصے پر کوئی جوڑا نہیں بن سکتا۔

6- یہ ضروری نہیں کہ عدم ترجیح کے خطوط ایک دوسرے کے متوازی ہوں:

(Indifference curves are not necessarily Parallel to each other)

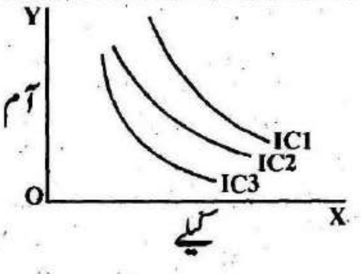

اگرچہ عدم ترجیح کے خطوط گرتے ہوئے منفی جھکاؤ رکھتے ہیں اور مبداء کی طرف محدب ہوتے ہیں۔ تاہم یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ان تمام خطوط کے گرنے کی شرح ایک جیسی ہو یعنی دو اشیاء کے درمیان مختتم شرح استبدال ایک جیسی تقلیلی نہیں ہوتی۔ لہٰذا ان کا ایک دوسرے کے متوازی ہونا ضروری نہیں ہوتا جیسا کہ درج ذیل شکل سے ظاہر ہے:

اہم مشقی سوالات Objective questions

نوٹ: پنجاب کے تمام بورڈز بشمول آزاد کشمیر بورڈ میں 2011ء سے لیکر 2019ء تک آنے والے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's) بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔

معروضی سوالات:

سوال 1: ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات دیئے گئے ہیں، درست جواب کو مارکر یا پین سے بھر دیا گیا ہے۔

1- ایسی احتیاجات جن کی تکمیل کے لئے مادی وسائل یہ روپیہ پیسے کا ہونا ضروری نہیں کہلاتی ہے۔

(A) معاشی احتیاجات (B) صرفی احتیاجات (C) اشیاء و خدمات (D) غیر معاشی احتیاجات

2- درج ذیل میں سے کون سی مادی شے نہیں۔

(A) چاول (B) کتاب (C) استاد کا پڑھانا (D) گھڑی

3- ایسی غیر مادی سرگرمیاں جو بالواسطہ طریقے سے انسان کی حاجات کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں کہلاتی ہیں۔

(A) اشیاء (B) تسکین (C) تخصیص کار (D) خدمات

4۔ ایسی اشیاء جو انسان کے براہ راست استعمال میں آتی ہیں کہلاتی ہیں۔
(A) اشیاء سرمایہ (B) اشیاء جامد (C) اشیاء صنعت (D) اشیاء صارفین

5۔ کون سی حاجات کی تسکین انسان کی بنیادی ترجیح بنتی ہیں۔
(A) غیر معاشی حاجات (B) بنیادی ضروریات (C) آسائشات (D) غیر مادی حاجات

6۔ درج ذیل میں سے ایک اشیاء سرمایہ نہیں ہے۔
(A) گھریلو استعمال کی استری (B) درزی کی سلائی مشین (C) ٹیکسی کار (D) کاشتکار کا ٹریکٹر

7۔ صرف دولت کا پہلا قانون کس نے پیش کیا۔
(A) ایڈم سمتھ (B) رابنز (C) مارشل (D) رابنسن

8۔ قانون تقلیل افادہ مختتم بنیاد ہے قانون۔
(A) پیداوار (B) مصارف (C) طلب (D) رسد

9۔ قانون طلب کی بنیاد کون سا قانون فراہم کرتا ہے۔
(A) قانون تقلیل افادہ مختتم (B) قانون استبدال (C) قانون رسد (D) اخلاقی قانون

10۔ قانون تقلیل افادہ مختتم میں زر کا افادہ۔
(A) بڑھتا ہے (B) گرتا ہے (C) ساکن رہتا ہے (D) صفر رہتا ہے

11۔ کس قانون کے تحت کسی شے کی اکائیوں کے مسلسل استعمال سے افادہ مختتم بتدریج کم ہوتا جاتا ہے۔
(A) قانون مساوی افادہ مختتم (B) قانون تقلیل حاصل
(C) قانون تقلیل افادہ مختتم (D) قانون تکثیر حاصل

12۔ افادہ کس اصطلاح سے زیادہ قریب ہے۔
(A) فائدہ مندی (B) بے فائدہ (C) ضروری (D) تسکین

13۔ جب مختتم افادہ منفی ہوتا ہے تو کل افادہ۔
(A) بڑھتا ہے (B) گرتا ہے (C) صفر (D) منفی ہوتا ہے

14۔ "افادہ کی عددی پیمائش ممکن نہیں" یہ بات کس نے کہی۔
(A) مارشل (B) پیگو (C) ہکس (D) ایڈم سمتھ

15۔ جب کل افادہ بڑھ رہا ہو تو مختتم افادہ ہوتا ہے۔
(A) منفی (B) صفر (C) مثبت (D) زیادہ سے زیادہ

16۔ جب مختتم افادہ صفر ہو تو کل افادہ ہوتا ہے۔
(A) منفی (B) زیادہ سے زیادہ (C) کم از کم (D) صفر

17۔ جب کل افادہ کم ہو رہا ہوتا ہے تو مختتم افادہ ہوتا ہے۔
(A) منفی (B) زیادہ سے زیادہ (C) صفر (D) مثبت

18۔ جب کسی شے کا کل افادہ زیادہ سے زیادہ ہو تو مختتم افادہ ہوتا ہے۔
(A) منفی (B) صفر (C) مثبت (D) زیادہ سے زیادہ

www.downloadclassnotes.com

19۔ جس نقطہ پر مختتم افادہ منفی ہو وہاں کل افادہ۔
(A) گرتا ہے (B) بڑھتا ہے (C) یکساں رہتا ہے (D) زیادہ سے زیادہ ہوتا ہے

20۔ کل افادہ میں تبدیلی کی شرح ہے۔
(A) ابتدائی افادہ (B) اوسط افادہ (C) مختتم افادہ (D) منفی افادہ

21۔ قانون مساوی افادہ مختتم کہلاتا ہے۔
(A) قانون تقلیل افادہ مختتم (B) انتہائی تسکین کا قانون
(C) خطوط غیر جانبداری کا قانون (D) افادہ کی ترتیبی پیمائش کا قانون

22۔ جب خریدی جانے والی تمام اشیاء کے افادے برابر ہوں تو یہ معاشی قانون ہے۔
(A) قانون طلب (B) قانون رسد (C) قانون تقلیل افادہ مختتم (D) قانون مساوی افادہ مختتم

23۔ قانون مساوی افادہ مختتم کا دوسرا نام ہے۔
(A) قانون صرف (B) قانون طلب (C) قانون استبدال (D) قانون رسد

24۔ مختتم شرح استبدال۔
(A) بڑھتی ہے (B) گرتی ہے (C) ساکن رہتی ہے (D) صفر ہو جاتی ہے

25۔ معاشیات کے کس قانون کا دوسرا نام قانون استبدال ہے۔
(A) قانون تقلیل حاصل (B) قانون مساوی افادہ مختتم (C) قانون تقلیل افادہ مختتم (D) قانون تکثیر حاصل

26۔ صارف اس وقت توازن میں ہوتا ہے جب مختلف اشیاء سے حاصل ہونے والا مختتم افادہ آپس میں۔
(A) بڑھ جائے (B) یکساں رہے (C) برابر ہو جائے (D) کم ہو جائے

27۔ ایک صارف توازن میں ہوتا ہے جب مختتم افادے ہوں۔
(A) کم سے کم (B) زیادہ سے زیادہ (C) صفر (D) آپس میں برابر

28۔ صارف کا رویہ افادہ کے طریق پر بیان کیا۔
(A) ایڈم سمتھ (B) ہکس (C) رابنز (D) مارشل

29۔ صارف کے رویہ کی تشریح کے لئے خط عدم ترجیح کا طریقہ کس نے متعارف کروایا
(A) ہکس (B) مارشل (C) رابنز (D) ایڈم سمتھ

30۔ کس نظریہ کے تحت صارف دو اشیاء کے مختلف جوڑے غیر جانبدار رہتے ہوئے اختیار کرتا ہے۔
(A) تقلیل مصارف (B) مثبت شرح استبدال (C) تکثیر مصارف (D) خطوط عدم ترجیح

31۔ خط عدم ترجیح ہوتا ہے۔
(A) افقی (B) محدب (C) عمودی (D) مقعر

32۔ خط عدم ترجیح کا جھکاؤ ہوتا ہے۔
(A) مثبت (B) منفی (C) صفر (D) لامحدود

33۔ دو خطوط عدم ترجیح ایک دوسرے کو ---------- نہیں کرتے۔
(A) افقی (B) تعاقب (C) قطع (D) مشابقت

www.downloadclassnotes.com

34۔ خط عدم ترجیح پر حرکت کرنے سے تسکین کا معیار۔
(A) یکساں رہتا ہے (B) بڑھتا ہے (C) صفر ہو جاتا ہے (D) کم ہو جاتا ہے

35۔ نقطہ سیری پر کل افادہ ہوتا ہے۔
(A) کم سے کم (B) زیادہ سے زیادہ (C) برابر ہوتا ہے (D) صفر ہوتا ہے

36۔ دو اشیاء کی اکائیوں کے بدلنے کی شرح کی اکہلاتی ہے۔
(A) شرح کٹوتی (B) مختتم شرح استبدال (C) سرمایہ کی استعداد مختتم (D) زر مبادلہ کی شرح

انشائیہ Descriptive Part

نوٹ: پنجاب کے تمام بورڈز بشمول آزاد کشمیر بورڈ میں 2011ء سے لیکر 2019ء تک پوچھے جانے والے مختصر سوالات (Short Questions) بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔

پارٹ I:

سوال 2: مختصر بیانیہ سوالات بمعہ جوابات

1۔ رویہ صارف کی تعریف کریں؟

ج: چونکہ انسان کی خواہشات لامحدود اور ذرائع محدود ہیں اس لیے ہر انسان کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ محدود ذرائع سے زیادہ خواہشات پوری کرے۔ تاکہ اسے زیادہ سے زیادہ تسکین حاصل ہو۔ چونکہ تمام خواہشات ایک جیسی اہم نہیں ہوتیں اسلئے انسان عقل کی بنیاد پر سوچتا ہے کہ کونسی خواہشات پہلے پوری کی جائیں اور کون سی بعد میں۔ صارف اسی انتخاب کی بنیاد پر اپنی توازنی حالت کو پہنچتا ہے۔ صارف کے توازن حاصل کرنے کی اس جدوجہد کو ہی رویہ صارف کا نام دیا جاتا ہے۔

2۔ معاشی اور غیر معاشی حاجات میں کیا فرق ہے؟

ج: **معاشی حاجات:** ایسی حاجات جنہیں پورا کرنے کے لئے انسان کو معاشی جدوجہد میں حصہ لینا پڑے اور انہیں حاصل کرنے کے لئے قیمت یا معاوضہ ادا کرنا پڑے معاشی حاجات کہلاتی ہیں۔ مثلاً کپڑا، آٹا، چینی وغیرہ

غیر معاشی حاجات: ایسی حاجات جن کی تسکین کے لئے انسان کو نہ تو کوشش اور نہ ہی قیمت ادا کرنی پڑے بلکہ مفت میں پوری ہو جائیں۔ مثلاً ہوا، بارش، ماں کی مامتا وغیرہ۔

3۔ غیر معاشی حاجات کی چار مثالیں دیں؟

ج: غیر معاشی حاجات کی چار مثالیں درج ذیل ہیں۔

① ماں کی مامتا ② ہوا ③ بارش ④ سورج کی روشنی

4۔ معاشی حاجات کی کوئی سی چار خصوصیات بیان کریں؟

ج: معاشی حاجات کی چار خصوصیات درج ذیل ہیں۔

① ان گنت اور لاتعداد ہونا ② بار بار جنم لینا ③ تسکین پذیر ہونا ④ اہمیت میں فرق

5۔ انسانی حاجات کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے؟

ج: انسانی حاجات کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

① بنیادی ضروریات ② سہولیات یا آسائشات ③ تعیشات

6۔ ضروریات اور آسائشات میں کیا فرق ہے؟

ج: بنیادی ضروریات ان اشیاء پر مشتمل ہوتی ہیں۔ جو انسان کو زندہ رہنے کے لئے ضروری ہوں مثلاً سادہ گھر، برتن ڈھانپنے کیلئے کپڑے اور اشیائے خورونوش جبکہ آسائشات زندگی کو سہل اور آرام دہ بناتی ہیں مثلاً بجلی کا پنکھا، موٹر سائیکل، ریڈیو وغیرہ

7۔ انسانی احتیاجات سے کیا مراد ہے؟

ج: انسان کو اپنی روزمرہ کی ضروریات پوری کرنے کے لئے مادی (اشیاء) اور غیر مادی (خدمات) لوازمات کی ضرورت ہوتی ہے۔ جن کو احتیاجات کہتے ہیں۔

8۔ مادی اور غیر مادی اشیاء میں کیا فرق ہے؟

ج: ایسی اشیاء جو نظر آتی ہوں اور اپنا وزن اور حجم رکھتی ہوں۔ مثلاً گھی، چاول، سائیکل وغیرہ۔ ان سے انسان کی مادی ضروریات پوری ہوتی ہیں جبکہ بعض حاجات حجم نہ رکھنے والی (خدمات) انسانی حاجات کی تسکین کرتی ہیں انہیں غیر مادی اشیاء کہتے ہیں۔ مثلاً استاد کا پڑھانا، جج کا فیصلہ، ڈاکٹر کا مریض چیک دیکھنا وغیرہ۔

9۔ اشیاء صارفین سے کیا مراد ہے؟

ج: ایسی اشیاء جن کو استعمال کرنے سے انسانی حاجات کی براہ راست تسکین ہو جائے۔ یعنی اشیاء کو استعمال کیا اور فوراً حاجت پوری ہوگئی۔ مثلاً کھانے سے بھوک کا ختم ہونا پانی پینے سے پیاس کا بجھنا، موٹر سائیکل سے سواری کا کام لینا وغیرہ۔ اشیائے صارفین کہلاتی ہیں جو کہ مادی بھی ہوتی ہیں اور غیر مادی بھی۔

10۔ اشیاء سرمایہ سے کیا مراد ہے؟

ج: ایسی اشیاء جو حاجات کی براہ راست تسکین نہیں کرتیں بلکہ مزید اشیاء پیدا کرنے یا آمدنی حاصل کرنے کے کام آئیں اشیائے سرمایہ کہلاتی ہیں۔ مثلاً مکان کی تعمیر کے لئے اینٹ، سیمنٹ، سریا، لکڑی وغیرہ۔ مشینیں، آلات واوزار، خام مال سب اشیائے سرمایہ کہلاتی ہیں۔

11۔ افادہ کی تعریف کریں؟

ج: کسی شے کی اس خوبی، وصف یا قوت کو جس سے کسی حاجت کی تسکین ہو سکے۔ افادہ کہلاتی ہے۔ مثلاً پن میں لکھنے کی خوبی، پانی میں پیاس بجھانے کا وصف وغیرہ۔ شے کے علاوہ خدمات میں بھی افادہ پایا جاتا ہے۔ مثلاً استاد کا لیکچر، وکیل کی بحث وغیرہ۔

12۔ افادہ کے مختلف پہلو بتائیں؟

ج: افادہ کے مختلف پہلو درج ذیل ہیں۔

① **ابتدائی افادہ:** کسی شے کی پہلی اکائی سے حاصل شدہ افادہ
② **مختتم افادہ:** کسی شے کی زائد، اگلی یا آخری شے سے حاصل ہونے والا افادہ
③ **کل افادہ:** کسی شے کی تمام استعمال شدہ اشیاء کا مجموعی افادہ
④ **صفر افادہ:** سیر ہونے کا مقام جب حاجت مکمل طور پر تسکین پذیر ہو جائے
⑤ **مثبت افادہ:** جب تک مختتم افادہ صفر نہ ہو جائے اور کل افادہ میں اضافہ ہوتا رہے
⑥ **منفی افادہ:** جب کل افادے میں کمی واقع ہو جائے

13۔ ابتدائی اور مختتم افادہ میں فرق بیان کریں؟

ج: کسی شے کی پہلی اکائی سے حاصل ہونے والا افادہ ابتدائی افادہ کہلاتا ہے۔ جبکہ کسی شے کے آخری یا اگلی اکائی سے حاصل ہونے والا افادہ مختتم افادہ کہلاتا ہے۔

14۔ افادہ اور فائدہ مندی میں کیا فرق ہے؟

ج: کسی چیز میں کسی حاجت کی تسکین کا وصف یا خوبی کا پایا جانا افادہ کہلاتا ہے۔ مثلاً پن میں لکھنے کی خوبی، پانی میں پیاس کو بجھانے کا وصف وغیرہ۔ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ جس چیز میں افادہ ہو وہ فائدہ مند بھی ہو۔ مثلاً ایک شرابی کے لئے شراب میں افادہ ہے جبکہ تمباکو نوشی کرنے والے کے لئے سگریٹ میں افادہ ہے لیکن یہ دونوں اشیاء صحت کے لئے مضر ہیں۔ لہذا فائدہ مند نہیں ہیں۔

15۔ کل افادہ اور مختتم افادہ میں کیا فرق ہے؟

ج: کسی شے کی جتنی اکائیاں استعمال کی جائیں ان کا مجموعی افادہ کل افادہ ہوتا ہے۔ جبکہ مختتم افادہ میں کل افادے میں وہ تبدیلی بھی لی جاسکتی ہے جو کہ شے کی زائد اکائی لگانے سے واقع ہو۔ اس سے مراد زائد یا آخری اکائی سے حاصل کردہ افادہ لیا جاتا ہے۔

16۔ افادہ کی کوئی سی چار خصوصیات بیان کریں؟

ج: افادہ کی چار خصوصیات درج ذیل ہیں۔

① طلب کی شدت ② شے کا استعمال ③ شکل کا بدلنا ④ مقام بدلنا
⑤ وقت اور موسم کا بدلنا

17۔ قانون تقلیل افادہ مختتم کی تعریف کریں؟

ج: ''جب کسی شے کا مسلسل اور لگاتار استعمال کیا جائے تو اس کا مختتم افادہ بتدریج کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ صفر ہو جاتا ہے۔ اگر اس کے بعد بھی استعمال جاری رہے تو افادہ مختتم منفی ہو جاتا ہے''۔

18۔ قانون تقلیل افادہ مختتم کے تین فائدے تحریر کیجئے؟

ج: قانون تقلیل افادہ مختتم افادہ کے تین فائدے درج ذیل ہیں۔

① قانون طلب کی بنیاد ② صارف کا مددگار ③ دولت کی مساویانہ تقسیم

19۔ قانون تقلیل افادہ مختتم کی چار حدود یا مستثنیات بیان کریں؟

ج: قانون تقلیل افادہ مختتم کی چار حدود یا مستثنیات درج ذیل ہیں۔

① مال وزر ② علم وفن ③ تاریخی نوادرات ④ نشہ آور اشیاء

20۔ قانون مساوی افادہ مختتم کی تعریف لکھیں؟

ج: جب صارف اپنے خرچ کو مختلف اشیاء کی اکائیوں پر بدل بدل کر اس طرح خرچ کرتا ہے کہ تمام خرید کردہ اشیاء کا مختتم افادہ آپس میں برابر ہو جائے تاکہ اس کا کل افادہ زیادہ سے زیادہ ہو تو وہ قانون مساوی افادہ مختتم پر عمل پیرا ہوتا ہے

21۔ صارف کے توازن سے کیا مراد ہے؟

ج: جب خرید کردہ اشیاء کا کل افادہ زیادہ سے زیادہ ہو جائے یا ایک شے کی صورت میں اس شے سے حاصل شدہ مختتم افادہ اور اس شے کی قیمت آپس میں برابر ہو جائے تو صارف توازن میں ہوتا ہے جبکہ ایک سے زائد اشیاء کی صورت میں تمام اشیاء

www.downloadclassnotes.com

سے حاصل شدہ مختتم افادہ اور اُن کی قیمتوں کی نسبت آپس میں برابر ہو جائیں تو صارف توازن کی حالت میں ہوتا ہے۔

22۔ صارف کے توازن کا فارمولا لکھیں؟

ج: صارف کے توازن کا فارمولا درج ذیل ہے۔

$$\frac{\text{الف شے کا افادہ مختتم}}{\text{الف شے کی قیمت}} = \frac{\text{ب شے کا افادہ مختتم}}{\text{ب شے کی قیمت}} = \frac{\text{ج شے کا افادہ مختتم}}{\text{ج شے کی قیمت}} = \ldots\ldots = \frac{\text{ی شے کا افادہ مختتم}}{\text{ی شے کی قیمت}}$$

یعنی ہر خرید کردہ شے کا افادہ مختتم اور اُس شے کی قیمت آپس میں برابر ہو تو صارف متوازن حالت میں ہوتا ہے۔

$$\text{Consumer's Equilibrium} = \frac{MU_a}{P_a} = \frac{MU_b}{P_b} = \frac{MU_c}{P_c} = \ldots\ldots = \frac{MU_n}{P_n}$$

MU سے مراد (marginal utility) یعنی مختتم افادہ ہے

a،b،c اور n مختلف خرید کردہ اشیاء ہیں

pa،pb،pc ۔۔۔۔۔۔ اور pn سے مراد ان اشیاء کی قیمتیں ہیں

23۔ خط عدم ترجیح کی تعریف کریں؟

ج: خط عدم ترجیح سے مراد ایک ایسا خط ہے جو کہ ایک صارف کو دو اشیاء کے مختلف جوڑوں سے یکساں تسکین فراہم کرنے والے نقاط کو ملانے سے حاصل ہوتا ہے۔ صارف ان مختلف جوڑوں میں سے کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں دیتا بلکہ وہ ان کے مابین غیر جانبدار رہتا ہے۔

24۔ مختتم شرح استبدال سے کیا مراد ہے؟

ج: کسی شے کی ایک زائد اکائی حاصل کرنے کیلئے صارف کو کسی دوسری شے کی جتنی مقدار یا اکائیاں چھوڑنا پڑے بشرطیکہ نیا مجموعہ بھی صارف کو پہلے جتنی تسکین دے اسے مختتم شرح استبدال کہا جاتا ہے۔

25۔ خطوط عدم ترجیح کی چار خصوصیات بتائیں؟

ج: خطوط عدم ترجیح کی چار خصوصیات درج ذیل ہیں۔

① یہ خطوط اوپر سے نیچے بائیں سے دائیں گرتے ہوئے مبداء (o) کی طرف محدب ہوتے ہیں

② عدم ترجیح کے دو خطوط ایک دوسرے کو قطع نہیں کرتے۔

③ عدم ترجیح کے اوپر والے خط پر بننے والا جوڑا نیچے والے خط کے مقابلہ میں تسکین کا بلند معیار فراہم کرتا ہے۔

④ یہ ضروری نہیں کہ عدم ترجیح کے مختلف خطوط ایک دوسرے کے متوازی ہوں۔

26۔ خطوط عدم ترجیح کیوں آپس میں قطع نہیں کرتے؟

ج: ہر خط تسکین کی الگ سطح کو ظاہر کرتا ہے۔ اس لیے ایک دوسرے کو قطع نہیں کر سکتے۔

27۔ خطوط عدم ترجیح کا جھکاؤ منفی کیوں ہوتا ہے؟

ج: جب صارف کو کسی ایک شے کی ایک زائد اکائی حاصل کرنے کے لئے کسی دوسری شے کی کچھ اکائیاں چھوڑنی پڑیں۔ جبکہ تسکین کا معیار برابر رہے تو خط عدم ترجیح کا جھکاؤ منفی بھی ہوگا۔ بلکہ وہ مبداء کی طرف محدب بھی ہوگا کیونکہ مختتم شرح استبدال گرتی جاتی ہیں۔

پارٹ II: انشائیہ Descriptive Part

1- انسانی حاجات سے کیا مراد ہے۔ان کی اہم خصوصیات بیان کریں۔

2- افادہ کی تعریف کیجئے۔ مختتم افادہ اور کل افادہ کے درمیان تعلق کو بذریعہ گوشوارہ اور ڈائیگرام واضح کیجئے۔

3- پروفیسر مارشل نے صرف دولت کے پہلے قانون یعنی تقلیل افادہ مختتم کی کیا تعریف کی ہے۔ اسکی وضاحت گوشوارہ اور شکل کی مدد سے کیجئے۔ نیز اس قانون کے مفروضات مستثنیات اور عملی اہمیت بھی لکھیے۔

4- قانون مساوی افادہ مختتم کی مکمل طور پر وضاحت کیجئے۔

5- افادہ کے طرز طریق کی مدد سے صارف کا توازن بیان کیجئے۔ اور اس کی کمزوریاں بتائیے۔

6- صارف کے توازن کے نظریہ کی وضاحت مندرجہ ذیل فارمولے کی مدد سے کیجئے۔

$$\frac{\text{الف کا افادہ مختتم}}{\text{الف کی قیمت}} = \frac{\text{ب کا افادہ مختتم}}{\text{ب کی قیمت}} = \frac{\text{ج کا افادہ مختتم}}{\text{ج کی قیمت}} = \text{———} = \frac{\text{ی کا افادہ مختتم}}{\text{ی کی قیمت}}$$

7- خط عدم ترجیح کی تعریف کیجئے۔ اور اس کی اہم خصوصیات بیان کیجئے۔

8- صارف کے توازن کا جائزہ عدم ترجیح کے خطوط کی مدد سے لیجئے۔

www.downloadclassnotes.com